جہلم میں کاروانِ فروغ اسلام کا والہانہ استقبال

بارش بھی پُر جوش نوجوانوں کے جذبات کو ٹھنڈا نہ کر سکی

جناب غلام سرور قریشی کے قلم سے

قائد اہل حدیث وامیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، علامہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر، میرِ کاروانِ فروغِ اسلام کے طور پر جہلم سے گزرے تو جمعیت اہل حدیث جہلم نے اپنے ضلعی امیر حافظ عبدالحمید عامر کی قیادت میں ان کا شاندار استقبال کیا۔ اہل حدیث یوتھ فورس اور اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن کے پرعزم نوجوانوں نے اپنی جماعتی وابستگی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے قائد کے شایانِ شان استقبال کیلئے دن رات ایک کر دیئے اور دریائے جہلم کے نئے پل پر عقیدت ومحبت کے وہ دریا بہائے کہ جن پر پل کے نیچے بہنے والا دریا بھی عش عش کر اٹھا۔ اس دریائے محبت پر اللہ تعالیٰ اتنے خوش ہوئے کہ اس میں اپنی بارانِ رحمت کا پانی بھی شامل کر دیا۔ بارش کی رم جھم نے وہ سماں باندھا کہ استقبال کا رنگ دوبالا ہو گیا۔ مختلف مقامات سے آنے والے بزرگ اہل حدیثوں کا شوق اور نوجوانوں کا جوش باہم ملے تو منظر قابلِ دید ہو گیا۔ شیخ وشاب ہاتھوں میں پرچم لئے بارانِ رحمت کے پانی میں شرابور، دریائے جذبات میں شناوری کر رہے تھے اور اپنے محبوب قائد کی جھلک دینے کو بے تاب تھے اور الحمدللہ قافلہ فروغِ اسلام حدودِ جہلم میں داخل ہوا تو فضا نعرۂ تکبیر کی روح پرور صداؤں سے گونج اٹھی۔ توحید کے علم بردار، اللہ عزوجل کی تکبیر سن کر تو جذبات کے سارے بندھن توڑ دیتے ہیں اور یہی اہل حدیث کی متاع ہے۔ جب حافظ عبدالحمید عامر صاحب نے میرِ کاروانِ سے مصافحہ ومعانقہ فرمایا تو گل پاشی اور آسمانی ترشح نے باہم دگر مل کر دل فریب ودل ربا منظر پیش کیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اہل حدیث اپنے قائد کے پیچھے سیسہ پلائی دیوار ہیں اور ان کی ہر آواز پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔

اہل حدیث یوتھ فورس اور اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن نے نہایت سلیقے سے جلوس کو ترتیب دیا اور یہ کاروانِ محبت سوئے شہر رواں دواں ہوا۔ نوجوانوں نے میر کارواں کی گاڑی کے آگے موٹر سائیکل سوار رکھے اور پیچھے کاروان کو ایسی ترتیب سے لگایا کہ کہیں بھی ٹریفک میں خلل نہ پڑا۔ جی۔ ٹی۔ ایس چوک، ریلوے روڈ اور مین بازار کے دکانداروں نے کاروان پر اتنی گل پاشی کی کہ راہیں سرخ ہو گئیں۔ کاروان چوک اہل حدیث، سول لائن اور نیا محلہ روڈ سے ہوتا ہوا وارِدِ جامعہ علوم اُثریہ ہوا تو فضا تیرا امیر میرا امیر ساجد میر ساجد میر کے نعروں سے گونج اُٹھی۔ جامعہ کے سبزہ زار میں پروفیسر صاحب کا جلسہ منعقد ہوا۔ ہوائے سرد کے جھونکے، حاضرین کے جوشِ ایمانی کو کیوں کر ٹھنڈا کر سکتے تھے۔ پنڈال کو دلھن کی طرح سجایا گیا تھا۔ بانات کی قنات چاروں طرف لگی اور سر پر ریشمیں سائباں کی چادر تنی

تھی۔ مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق صاحب نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ کاروائی کا آغاز جامعہ کے ننھے منھے طالب علم حافظ ثناء اللہ کی روح پرور تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ وقت کی قلت اور مہمانِ گرامی کی راولپنڈی اور اسلام آباد کی مصروفیات کے پیش نظر ساری کاروائی مختصر رہی۔ رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر صاحب نے اپنے صدارتی کلمات میں حضرۃ الامیر علامہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ الشیخ حافظ عبدالکریم صاحب دیگر قائدین کارواں اور ارد گرد سے آئے ہوئے تمام مہمانان گرامی کو جامعہ میں آنے پر خراجِ تحسین پیش کیا۔ میر کاروانِ فروغ اسلام علامہ حافظ ساجد میر صاحب اظہار خیال کیلئے اٹھے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ موصوف نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا کہ ان کا یہ دورہ ایک خاص مقصد کیلئے ہے اور وہ یہ کہ حکمرانوں کو دکھا دیا جائے کہ وہ لاکھ جتن کریں مگر اس ملک میں بسنے والے فرزندانِ توحید و شمع رسالتؐ کے پروانے، ان کی سیکولر فکر کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ کاروانِ فروغِ اسلام میں اہلِ پاکستان کی بھرپور شمولیت، اس تہذیب سے نفرت کا اظہار ہے جو میراتھن اور پتنگ بازی سے ترتیب پاتی ہے۔ رہی اعتدال پسندی تو ہم نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر ہمیشہ سے کاربند ہیں (خیر الأمور أوسطها) ہم اس فرمان کی موجودگی میں اعتدال کا درس اب کسی سے لینے والے نہیں۔ تحفظ حقوق نسواں کے نام پر حدود اللہ کو جس طرح توڑا گیا ہے، وہ محض ایک کاغذی کاروائی ہے اور اس پر بغلیں بجانے والے، اگر غور کر کے دیکھیں تو گو کہ انہوں نے ریاستی جبر کے تحت اس بل پر ممبران کے انگوٹھے لگوالئے ہیں، پھر بھی ان کی شکست ہویدا ہے کیونکہ خود ق لیگ کے کم از کم 45 ارکان اسمبلی نے غیر حاضر رہ کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ معصیت کی اس کاروائی میں حصہ دار نہ ہیں۔ پروفیسر صاحب نے جب جب اس بل کو حقوق نسواں کی بجائے ''حقوق عصیاں'' قرار دیا تو محفل کشتِ زعفراں بن گئی۔ انہوں نے فرمایا کہ ملک کی اسلامی قوتیں، اس باب میں بے مثال اتحاد پر قائم ہیں اور بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب اسی اسمبلی کی عمارت کے اندر، اس بل پر خط تنسیخ کھینچ دیا جائیگا۔ انہوں نے کلمہ گویانِ محمدؐ سے اپیل کی کہ وہ اس وقت مسلکوں کی بات نہ کریں اور مشائخ عظام صوفی کانفرنسوں کے دامِ ہم رنگ زمین کی اصلی غرض کو سمجھیں۔ حدود اللہ کو توڑنے کے بعد انہیں خوش کرنے کیلئے اس جال میں پھانسنے کی غرض یہ ہے کہ کہ وہ یقین کرلیں کہ حکومت ان کے مسلک کی سرپرست ہے اور وہ ناموسِ اسلام کے تحفظ کی خاطر خانقاہوں سے باہر نہ نکل آئیں اس مختصر اور جامع خطاب کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا اور کاروانِ فروغِ اسلام، اپنی اگلی منزل کی طرف رواں دواں ہوا اور ناظم اعلیٰ حافظ عبدالکریم صاحب کی خصوصی دعوت پر حافظ عبدالحمید عامر صاحب اظہارِ یکجہتی کیلئے، مہمانانِ گرامی کے ساتھ راولپنڈی چلے گئے۔ جہاں فرزندانِ توحید سواں پل پر ان کے شاندار استقبال کیلئے منتظر تھے۔